REGD. No. L-5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۲۹ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۵ ″

پرنٹر پبلشر

روزنامہ

فی پرچہ ۱۰ آنے پیسے

۲۱ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ

الفضل ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۱ ہش ۲۷ فروری ۱۹۶۲ء نمبر ۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۶ فروری بوقت ۹ بجے صبح

پرسوں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ کل نسبتاً طبیعت بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

”مجھے کشمیر کے سوال پر براہ راست بات چیت کیلئے کوئی دعوت نامہ موصول نہیں ہوا“

”میں بھارت جانے کیلئے تیار ہوں بشرطیکہ ملاقات سے کوئی ٹھوس نتیجہ نکلے“۔ (صدر ایوب کا بیان)

سکھر ۲۶ فروری۔ صدر محمد ایوب خاں نے کل یہاں کہا کہ مجھے کشمیر کے سوال پر براہ راست بات چیت کے لئے پنڈت نہرو کی جانب سے کوئی نیا دعوت نامہ نہیں موصول ہوا۔ آپ نے کہا کہ میں براہ راست بات چیت کے لئے بھارت جانے کو تیار ہوں بشرطیکہ اس ملاقات سے کوئی ٹھوس نتیجہ نکلے۔۔۔ صدر نے یہ بات کل ارائیں روڈ کے ہوائی اڈے پر راولپنڈی سے پہنچنے کے بعد اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ جب صدر سے اس اطلاع پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا کہ مشرقی پاکستان میں طالب علموں کے حالیہ ہنگاموں میں ایک غیر ملکی طاقت کا ہاتھ تھا۔ صدر نے کہا مغربی پاکستان کی طرح مشرقی پاکستان میں بھی پاکستان کے کچھ دشمن موجود ہیں۔ اس کے علاوہ طالب علموں میں بھی بعض ایسے عناصر پائے جاتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو مملکت دشمن سرگرمیوں کا آلہ کار بن جانے دیتے ہیں۔ صدر نے کہا کہ بعض استاد ایسے بھی ہیں۔ جو اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام نہیں دیتے اور طلباء کے مسائل حل کرنے کی بجائے گروہ بندیوں میں مصروف رہتے ہیں۔

صدر ایوب نے کہا کہ والدین کا فرض ہے کہ وہ طلباء میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا کریں آپ نے کہا کہ قومی استحکام کا تقاضہ یہ ہے کہ علاقائی تعلقات کو ترجیح دینے کا رجحان ختم کیا جائے۔ اور تمام صوبوں کے لوگ اپنے اندر قومی جذبہ پیدا کریں۔

صدر ایوب نے عوام سے کہا کہ حکومت نے پانچ سالہ منصوبہ کے دوران تعلیمی ترقی کے لئے ایک ارب ساٹھ کروڑ روپے کی رقم رکھی ہے۔ لوگوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اس رقم سے پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ تاکہ ملک کے دشمنوں کی سازش سے یہ رقم ضائع نہ ہو۔ آپ نے کہا کہ تعلیمی ترقی کا مقصد یہ ہے کہ ملک میں بلند پایہ سائنسدان۔ ڈاکٹر اور دوسرے فنی شعبوں کے ماہر اور ذمہ دار شہری پیدا کئے جائیں جو عمدگی اور حب وطن کے جذبہ سے ملک کا نظم و نسق چلا سکیں۔

---

۴۴ احباب جماعت ہر دو مجاہدین اسلام کے اپنی اپنی منزل مقصود پر بخیریت پہونچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

برصغیر کے نامور صحافی اور پاکستان کے ممتاز خادم

جناب حمید نظامی مدیر ”نوائے وقت“ وفات پا گئے

مرکزی وزراء اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی طرف سے گہرے رنج و غم کا اظہار

لاہور ۲۶ فروری۔ برصغیر کے نامور صحافی اور پاکستان کے ممتاز خادم ۴۶ سالہ جناب حمید نظامی مدیر نوائے وقت“ کل گیارہ بجکر ۵۰ منٹ پر وفات پا گئے۔ پرسوں صبح ان پر عارضہ قلب کا شدید حملہ ہوا تھا اس سے وہ جانبر نہ ہو سکے۔ ان کی نماز جنازہ یونیورسٹی گراؤنڈ میں آج صبح ۱۰ بجے ادا کی جا رہی ہے۔ جس کے بعد میانی صاحب میں انہیں سپرد خاک کیا جائیگا۔۔۔ پسماندگان میں ان کی بیوہ تین بیٹے اور ایک صاحبزادی ہیں ان کے تین بھائی دو ہمشیرگان بھی سوگواروں میں شامل ہیں صدر مملکت گورنر مغربی پاکستان، مرکزی وزراء اعلیٰ سرکاری حکام اور دیگر سربرآوردہ حضرات نے آپ کی وفات پر گہرے رنج و الم اور تعزیت کا اظہار کیا ہے (تعزیتی پیغامات صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

حالات زندگی

جناب حمید نظامی ۱۹۱۸ء میں سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے وہیں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا ۱۹۳۴ء میں اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ ۱۹۳۶ء میں اسلامیہ کالج سے بی اے کیا۔ ایف سی کالج سے ۱۹۴۰ء میں ایم اے انگلش کیا۔ اسلامیہ کالج میگزین ”دی کریسنٹ“ کے اسسٹنٹ ایڈیٹر رہے کالج کے سالنامہ ”فروغ مشرق“ کی ادارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اسلامیہ کالج میگزین میں مزاحیہ مضامین بھی لکھتے رہے۔ ان دنوں ایک ادبی اور سیاسی ماہنامہ ”کارواں“ جاری ہوا تو آپ اس کے نائب مدیر مقرر ہوئے (باقی صفحہ پر)

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری

بیرون پاکستان تشریف لیجانے کیلئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

ربوہ ۔۔۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التعلیم تحریک جدید اور مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے کل مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۲ء بروز اتوار صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ اہلِ ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر انہیں دلی دعاؤں کے ساتھ نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ انہیں الوداع کہنے والوں میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان افسران صیغہ جات کارکنان نیز ربوہ کے تعلیمی اداروں کے ممبران اسٹاف اور طلباء اور دیگر احباب شامل تھے۔ علاوہ ازیں آپ کو رخصت کرنے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض دیگر افراد بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

احباب جماعت نے ہر دو مجاہدین اسلام کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور ان سے باری باری مصافحہ و معانقہ کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح احباب نے ہر دو مجاہد بھائیوں کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ۴۴

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر ایم اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مؤرخہ ۲۷ فروری ۶۲ء

فرقوں کے باہمی تنازعات کا ایک علاج

الفضل مؤرخہ ۸/۲/۶۲ میں ہم نے "ہمارے عقیدہ کا صحیح مفہوم" کے زیر عنوان مقالہ تحریر کیا ہے اس میں ہم نے بالوضاحت لکھا ہے کہ فرقہ وارانہ تنازعات کی وجہ یہ ہے کہ ایک فریق دوسرے کے عقائد کو بلا سمجھے یا دیدہ دانستہ اس پر ایسے عقائد کا الزام لگا دیتا ہے جو اس کے نہیں ہوتے چنانچہ ہم نے لکھا ہے کہ

"یہ نہایت افسوسناک امر ہے کہ اسلامی فرقوں کے درمیان عقائد کے متعلق جتنے تنازعات ہیں ان میں سے اکثر اس وجہ سے ہیں کہ تنقید کرنے والا فریق ثانی کے ذمہ غلط عقاید لگا کر بحث کرتا ہے اور خواہ وہ ہزار قسمیں کھائے کہ میرا یہ عقیدہ نہیں بلکہ میرا یہ عقیدہ ہے مگر فریق اول یہی کہے جاتا ہے نہیں تمہارا عقیدہ تو یہ ہے اور یہ قرآن وسنت کے خلاف ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہمیں اس امر کا بہت زیادہ تجربہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ احمدیوں کے خلاف جتنی اشتعال انگیزی کی جاتی ہے اکثر ان غریبوں کے ذمہ خود ساختہ غلط عقائد تھوپ کر کے کی جاتی ہے اگر ہمارے عقائد کو لے کر اس پر علمی بحث کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مشکل تو یہی ہے کہ ایسا نہیں کیا جاتا چنانچہ مولانا مذکور نے بھی ایسا ہی کیا ہے خواہ دیدہ دانستہ یا غلط فہمی کی بناء پر دونوں صورتوں میں برائی ہے کیونکہ جب انسان کسی کے عقائد پر جرح کرنے بیٹھے تو اس کا فرض ہے کہ وہ ان کے صحیح عقائد معلوم کرے اس طرح اکثر بحثیں جلد ختم ہو جاتی ہیں اور باہم افہام و تفہیم سے مغالطے دور ہو جاتے ہیں۔

جب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی دہلی سے تکمیل تعلیم کر کے اپنے شہر میں آئے تو آپ کے عقائد پر بعض لوگوں کو اعتراض ہوا۔ چنانچہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مباحثہ کے لئے مولوی صاحب کے پاس لے گئے جب مولوی صاحب نے اپنے عقائد بیان کئے تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف کہدیا کہ یہ عقاید اسلام کے مطابق صحیح ہیں ان پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کتنی آسانی سے بحث ختم ہو گئی۔ اگرچہ آپکو لے جانے والے دوست آپ پر بہت ناراض ہوئے لیکن آپ نے سچ سچ کہنے سے گریز نہ کیا سچے دل سے تحقیقات کرنے کا یہی خوشکن نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح اختلافات کی وجہ سے جو تنازعات پیدا بھی ہوں وہ تلخی کی حد تک نہیں جاتے۔ یہاں پہنچ کر چاہیئے کہ انسان اختلاف کو برداشت کرنے کی قوت پیدا کرے۔ اس طرح بہت سے جھگڑے خوش اسلوبی سے طے ہو سکتے ہیں۔

یہ تو ہے ایمان اور دیانت کی بات لیکن جب انسان کی نیت خراب ہو اور اس کا مقصد تحقیق حق نہ ہو بلکہ محض دوسرے فریق کے خلاف غلط پراپیگنڈہ کر کے اس کو عوام کی نظروں سے گرانا ہو تو ایسی صورت میں دیدہ دانستہ دوسرے کے عقاید کو غلط طور پر پیش کیا جاتا ہے اور اس پر ایک ایسی عمارت تیار کی جاتی ہے جس کا فریق ثانی کے حقیقی عقائد سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا۔ یہ بہت بڑی بد دیانتی ہی نہیں بلکہ سخت مفسدانہ طریق کار اور ملک و قوم کے لئے ہی سخت مضر رساں نہیں بلکہ تمام انسانیت کے مفاد کو اس سے نقصان پہنچتا ہے اگر اس قسم کے لوگ دنیا میں نہ ہوتے تو آج مذہب و دین کی تاریخ ہی کچھ اور ہوتی۔

یہ درست ہے کہ بہت سے تنازعات دیانتدارانہ غلط فہمی کی وجہ سے بھی ہوتے ہیں لیکن ایسی غلط فہمی سے زیادہ نقصان نہیں ہوتا کیونکہ ایسی غلط فہمی دور ہو سکتی ہے لیکن جیسا کہ پنجابی میں ضرب المثل ہے سوئے کو تو جگانا آسان ہے مگر جاگتے کو جگانا مشکل ہوتا ہے اگر کوئی شخص دیانتداری سے دوسروں کے عقاید کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا ہو تو افہام و تفہیم سے ایسی غلط فہمی دور ہو جاتی ہے لیکن جب انسان کا مقصد دوسروں کی ہر طرح مخالفت کرنا ہو اور ان کے ذمہ غلط عقاید لگا کر ان کے خلاف اشتعال انگیزی پیش نظر ہو تو اس سے بڑھ کر قومی غداری کوئی نہیں ہو سکتی۔" (الفضل مورخہ ۸/۲/۶۲)

یہ طویل اقتباس ہم نے یہاں اس لئے بجنسہٖ نقل کیا ہے تا کہ ان اصولوں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو جائے لیکن اس وقت ہمارا مقصد ایک یہ بھی ہے کہ ایک جریدہ کی توجہ ان باتوں کی طرف دلائیں کیونکہ اس نے نہ صرف ان اصولوں کو مدنظر نہیں رکھا بلکہ دیدہ دانستہ ایسا کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت منصور علیہ الرحمۃ کو جب سنگسار کر رہے تھے تو آپ نہایت صبر و استقامت سے اس ظلم کو برداشت کر رہے تھے اور بالکل خاموش تھے۔ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ کو بھی مجبور کیا گیا کہ وہ بھی سنگساری میں حصہ لیں چنانچہ آپ نے ایک پھول انہیں دے مارا۔ جہاں تو پہلے وہ صبر اور نہایت خاموشی سے پتھراؤ کی ایذا سہ رہے تھے۔ پھول لگتے ہی انہوں نے چیخ ماری۔ اس پر حضرت شبلی علیہ الرحمۃ نے آپ سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے پتھروں کو تو تم نے برداشت کیا ہے مگر پھول لگنے سے چیخ اٹھے ہیں۔ حضرت منصورؒ نے فرمایا کہ بھائی دوسرے لوگ تو حقیقت سے ناواقف تھے ان کی مجھے کوئی پرواہ نہیں تھی مگر آپ تو واقف تھے اس لئے آپ کا پھول بھی مجھے پتھروں سے زیادہ سخت لگا ہے اس لئے میری چیخ نکل گئی ہے۔

افسوس ہے کہ یہی حال ہمارے معاصر ہفت روزہ "پیغام صلح" کا ہے۔ ہم نے اپنے مقالہ محولہ بالا میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے پیش کر کے بتایا تھا کہ آپ کو کس قسم کی نبوت کا دعوے ہے اور ہم انہی معنوں میں آپ کو نبی مانتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہ کم پیغام صلح کا دعوے ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتے ہیں اس لئے اس کو چاہیئے تھا کہ وہ پتھر تو کجا پھول بھی نہ مارتا اور جو اصول فرقہ وارانہ جھگڑوں کو مٹانے کے لئے ہم نے اس مقالہ میں پیش کیا تھا اسکی تعریف و تائید کرتا مگر افسوس ہے کہ اس نے اپنی عادت مستمرہ کے مطابق اس مسئلہ پھر چھیڑنے کی کوشش کی ہے جس کے متعلق جماعتِ احمدیہ اور آپ کے درمیان اتنا واضح لٹریچر شائع شدہ ہے کہ اب ان متنازعہ مسائل پر باہم بحث و مباحثہ کی قطعاً ضرورت نہیں۔

اس سے یہی نتیجہ انسان نکال سکتا ہے کہ پیغام صلح کی خواہش بھی مولانا ...... کی طرح احقاق حق نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف غلط فہمی پھیلانا ہے۔ اور مخالفین احمدیت کا ہاتھ بٹانا ہے۔ چنانچہ وہ ہمارے ۱۵ و ۱۷ فروری سنہ ۶۲ء کے مقالوں سے دو حوالے دے کر پوچھتا ہے:۔

"کیا ہم معاصر الفضل سے یہ دریافت کر سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ بھی انہی مجددین میں شامل ہیں یا ان سے بڑھ کر زمرہ انبیاء میں داخل ہیں؟ اور کیا وہ عکسی نبوت جو تبشیر و تنذیر کی حد تک محدود ہے۔ تمام مجددین امت کو عطا ہوئی ہے یا صرف حضرت مسیح موعود ہی کے حصہ میں آئی ہے؟ اور تیسری بات یہ بھی دریافت طلب ہے کہ جو نبوت صرف تبشیر و تنذیر کی حد تک محدود اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کا عکس ہے کیا اس کو اصلی اور حقیقی نبوت کہا جا سکتا ہے اور اس کے محض انکار کو موجب کفر قرار دیا جا سکتا ہے؟ بینوا وتوجروا۔"

(پیغام صلح ۲۱ فروری سنہ ۱۹۶۲ء)

اس کے جواب میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل مشہور حوالہ پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں:۔

"نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ و مخاطبہ سے بے نصیب ہے اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنی اسرائیل نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔

اور ایک ایسا ہو گا کہ ایک پہلو سے نبی ہو گا اور ایک پہلو سے امتی وہی مسیح موعود کہلائیگا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ)

باقی رہی یہ بات کہ آپ کس زمرہ میں ہیں تو آیۃ قرآن کریم ملاحظہ فرمائیں:۔

"ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصّٰلحین وحسن اولٰئک رفیقاً"

(سورۃ النساء آیت ۷۰)

اب آپ ہی سوچ کر بتائیے کہ امتی نبی کس زمرہ میں ہونا چاہیئے ہم آخر میں "پیغام صلح" سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر وہ واقعی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں تو اب وہ اس قسم کی خانہ جنگی کو ترک کرے اور اس کی بجائے آپ کا پیغام دنیا کو پہنچانے کی کوشش کرے تا کہ دنیا اسلام اور امن و امان کا گہوارہ بن جائے ✦

درخواست دعا:۔

میری مرحومہ بیوی مریم بیگم کی ہمشیرہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک اللہ دتہ صاحب سلطان پورہ لاہور جوڑوں کی درد سے بیمار ہیں سب بھائی بہنوں کی خدمت میں آپکی کامل و عاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار

(محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ)

شرح صحیح بخاری کا ایک ورق

مندرجہ ذیل مضمون صحیح بخاری کی اس شرح کا حصہ ہے جو محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت تصنیف فرما رہے ہیں اور جس کے چھ پارے ادارۃ المصنفین ربوہ کے زیر اہتمام طبع بھی ہو چکے ہیں ـــــ صحیح بخاری کو کتاب اللہ کے بعد اسلام میں بہت بڑا درجہ حاصل ہے۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو صحت وبسط کے ساتھ محفوظ کیا گیا ہے۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخاری کے تیس پاروں کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور شرح کا کام بھی دو تہائی سے زائد ہو چکا ہے۔ جماعتوں اور احباب کو چاہیئے کہ کثرت کے ساتھ طبع شدہ پاروں کو خریدیں اور پڑھیں۔

باب ۱۶۵ پارہ ۱۹ } خمسٌ
روایت ۵۷۷ } لا یعلمھن

الا اللہ ۔ پانچ باتیں ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

باب کا عنوان سورۃ الرعد کی نویں آیت سے قائم کیا گیا ہے۔ اور روایت ۵۷۷ میں علم الٰہی سے متعلق پانچ باتیں بتائی گئی ہیں جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور اکلید قرار دیا ہے۔ یعنی وہ ایسے راز ہیں کہ جنہیں جب تک اللہ تعالیٰ نہ کھولے کوئی نہیں جانتا۔ ان میں سے ایک بات مستقبل کا علم ہے

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ مستیحۂ رحم میں کیا کمی بیشی ہو رہی ہے۔ بچے کی تکوین میں کیا کیا موثرات اثر انداز ہیں۔ اور وہ کس شکل میں آئندہ نمایاں ہوں گے۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ کب بارش نازل ہوگی۔

(۴) چوتھی بات یہ ہے کہ موت کا علم کسی نفس کو نہیں کہ وہ کس جگہ واقع ہوگی۔

(۵) پانچویں بات یہ ہے کہ قیامت یا تباہی کی گھڑی کب واقع ہوگی

غیب کی یہ پانچوں باتیں علم الٰہی میں ہیں۔ ان میں سے جو باتیں جتنی جتنی اللہ تعالیٰ کسی کے لئے کھولتا ہے۔ اتنا ہی اسے علم ہوتا ہے۔ مثلاً فضائے آسمانی کے طبعی تغیرات معلوم کرنے کے لئے آلات بنائے جا چکے ہیں اور ان کے ذریعہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں جگہ فلاں وقت بارش ہوگی۔ قدیم زمانے میں صحرائے عرب کے باشندے ہواؤں کی خشکی و کثافت اور ان کے چلنے کی سمت سے اندازہ کر لیا کرتے تھے۔ کہ برسات ہونے والی ہے حدیث کا مفہوم اس قدر ہے کہ مذکورہ بالا غیب کی باتوں کے لئے کچھ اکلیدیں ہیں جب ان چابیوں میں سے کوئی چابی انسان کو ملتی ہے۔ تو وہ اس کے ذریعہ سے سربستہ راز معلوم کرنے کی قدرت حاصل کر لیتا ہے۔ آیت کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ انسان کو مثلاً کل ہونے والی بات کا علم قطعی نہیں دیا جاتا بحالیکہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے اور مشہور ہے کہ حوادث کا بھی سایہ ہوتا ہے جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ فلاں بات ہونے والی ہے اس کا اس غیب دانی سے کوئی تعلق نہیں جو حدیث کا موضوع ہے بلکہ رویا صالحہ مکاشفہ اور وحی کے ذریعہ سے بھی اسے آئندہ کا علم ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنۂ دجال کے متعلق جو تفصیلات بیان کی ہیں۔ وہ حیرت انگیز ہیں۔ اور آپ کی وسعتِ نظر و علم اور دور اندیش و فکر آپ کے روحانی مشاہدات پر بین اور ناقابل انکار شہادت ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے (نفخت فیہ من روحی) انسان میں اپنی روح پھونکی ہے۔ اور اسے اپنے صفات سے متصف کر کے تمام دیگر مخلوقات سے ممتاز کیا ہے۔ اور اس کے اس امتیاز کا طبعی تقاضا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات علم و قدرت وغیرہ سے بہرہ ور ہو۔ حدیث نبوی کا یہ مفہوم نہیں کہ انسان مذکورۂ بالا باتوں کا علم حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ لفظ مفاتیح دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسرار کائنات کے معلوم کرنے کے لئے چابیاں رکھی ہیں۔ جن کے ذریعے سے وہ معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لہ ما فی السمٰوات وما
فی الارض ..... یعلم
ما بین ایدیھم وما
خلفھم ولا یحیطون
بشیء من علمہ الا بما شاء
..... (البقرہ ۲۵۶)

اسی کے لئے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ مگر اسی بات کا جو وہ چاہے۔ توریت میں جو یہ مذکور ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ (پیدائش باب ۱: ۲۶)

اس سے بھی یہی حقیقتِ تکوین مراد ہے۔ جو ایک طرف روحانی طور پر انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ نمایاں ہو رہی ہے۔ اور دوسری طرف انسان کے مادی ذرائع جدوجہد سے پایۂ تکمیل کی طرف حرکت میں ہے۔ دونوں قسم کی تحریکیں مشیتِ ربانی کی بروز اور ارادہ الٰہی کے تحت ظہور پذیر ہیں۔

علامہ عینی نے بسند سفیان بن عیینہؓ عبد اللہ بن دینار کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کو تو بہت سی باتوں کا علم نہیں۔ پھر علم غیب کی باتوں میں سے صرف پانچ باتوں کی تخصیص کیوں؟ اس سوال کا انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ مشرکین عرب کا یہ اعتقاد تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان مذکورہ بالا پانچ باتوں کا علم ان کے دیوتاؤں کاہنوں اور جوتشیوں کو بھی ہے۔ جس کی نفی کی گئی ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان پانچ باتوں کی بابت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص طور پر دریافت کیا گیا ہو۔ ورنہ صرف پانچ باتوں کے ذکر سے تعداد کے بارہ میں استدلال درست نہیں (عمدۃ القاری) اور حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے کہ صالح شخص اپنے اصل سے تعلق پکڑتا اور اس کا روپ دھارتا ہے۔ سورۃ الرعد کی جس آیت سے عنوان باب قائم کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

اللہ یعلم ما تحمل کل
انثی وما تغیض الارحام
وما تزداد وکل شیء
عندہ بمقدار

(الرعد ۹)

عبد اللہ بن دینارؒ کا قیاس صحیح معلوم ہوتا ہے نہ صرف گزشتہ زمانوں ہی میں مشرکین عرب و عجم دیوتاؤں کاہنوں اور جوتشیوں کی غیب دانی کا عقیدہ رکھتے تھے۔ بلکہ ہمارے اس ترقی یافتہ زمانے میں بھی علم و عرفان کا دعوےٰ کرنے والی قوموں کی ذہنی پستی مشرک اور جاہل اقوام کے ذہنی افق سے بلند نہیں ہوئی ہے۔ مشرق و مغرب کے اخبارات میں آجکل چرچا ہے کہ ہیئت دانوں اور جوتشیوں نے علم نجوم سے معلوم کیا ہے کہ قیامت کی گھڑی ۵ فروری ۱۹۶۲ء کو قائم ہوگی۔ اس دن ساری دنیا کی تباہی ہے اور اس قیامت کے ظہور کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس دن آٹھ سیارے برج جدی میں اکٹھے ہوں گے۔ جوتشیوں اور ہیئت دانوں کی اس پیشگوئی سے نہ صرف ہندوستان میں سخت تشویش پھیل گئی بلکہ برٹش سوسائٹی کے ایک سو ارکان ۴ فروری ۱۹۶۲ء کو قیامت کی تباہ کاریوں سے دنیا کو بچانے کے لئے ایک پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ اور ساری رات دعا کرتے رہے۔ اور دوسرے دن انہوں نے اعلان کیا کہ ہم نے دعاؤں سے قیامت کی گھڑی کئی ماہ کے لئے ٹال دی۔ ورنہ زبردست اندیشہ تھا۔ کہ چاند کے برج جدی میں داخل ہونے سے دنیا میں قیامت برپا ہو جاتی۔ اور سورج گرہن ہونے پر ابھی تک اس خطرے کا امکان ہے۔ اور سوسائٹی کے ارکان انگلستان اور ویلز کے پہاڑوں کی چوٹیوں پر ابھی تک بیٹھے عبادت اور دعاؤں میں مشغول ہیں۔ اس سوسائٹی کا اپنے متعلق یہ زعم ہے کہ ان کا مریخ اور زہرہ سیاروں کی مخلوق سے روحانی تعلق ہے۔

اس بارے میں خبریں تمام دنیا کے ممالک میں اخبارات کے ذریعے سے کافی شہرت پا چکی ہیں۔ کسی حوالہ دینے کی ضرورت نہیں۔ یہ خبر ہر ملک کے اخبارات میں جو گزشتہ دسمبر کے اواخر اور جنوری کے اوائل میں شائع ہوئے ہیں دیکھی جا سکتی ہیں۔

اس قسم کی متوہمانہ ذہنیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی مشرک اقوام میں بھی پائی جاتی تھی۔ جس کی اصلاح آپ نے یہاں تک فرمائی۔ کہ آج کل بھی مسلمان قوم میں باوجود تنزل کے ان مشرکانہ توہمات سے بڑی حد تک محفوظ ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا خبروں کے ساتھ مصر، شام، پاکستان اور ایران وغیرہ اسلامی ممالک سے متعلق یہ خوشکن خبر بھی اخبارات میں آچکی ہے کہ وہ پُر امید ہیں۔

مصری اور عرب کے ہیئت دانوں نے اعلان کیا ہے کہ انہیں کوئی خطرہ نہیں۔ خطرہ اگر ہے تو بھارت۔ یونان وغیرہ ہندو یا عیسائی ممالک کو ہے جن کی اکثریت مشرک اور اوہام پرست ہے۔

اور وہاں کے لوگ دہشتناک خبر سے ہراساں اور ترساں ہیں۔

ان تازہ خبروں سے حدیث زیر باب کے اس پس منظر کی تصدیق ہوتی ہے جس کا ذکر عبد اللہ بن دینارؓ نے کیا ہے یہ قیاس ہی نہیں بلکہ امر واقعہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات بارش ہونے پر فرمایا کہ آج بعض لوگوں نے اس حالت میں صبح کی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے مومن ہیں اور ستاروں کی تاثیرات کے منکر اور بعض اللہ تعالےٰ کے منکر اور ستاروں کے مومن۔ (دیکھیں باب نمبر ۳۱۰ روایت ۸۰۵)

غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی واضح تعلیم و تربیت کا مبارک نتیجہ یہ ہے کہ آج تک مسلم قومیں اس مشرکانہ ذہنیت سے محفوظ ہیں۔

الساعۃ سے قومی تباہی بھی مراد ہوتی ہے۔ دیکھیں (باب ۳۷ روایت ۸۴ کتاب الایمان و باب ۲۱ روایت ۸۰ و ۸۱ و باب ۲۴ روایت ۸۵-۸۶ بخاری)

رمالوں، جوتشیوں، کاہنوں اور ہیئت دانوں کی مذکورۃ النوع پیشگوئیوں کے برعکس سرچشمۂ وحی الٰہی سے خبر پانے والے انبیاء و رسل کے تحدی آمیز اعلانات ہیں جو یقینی اور حتمی انذار و تبشیر کی خبروں پر مشتمل ہوتے ہیں اور بالکل مخالفانہ حالات میں غیر متوقع طور پر پورے ہو کر خدا نمائی کا ذریعہ بنتے اور مردہ ایمانوں کو زندہ کر کے بنی نوع انسان کے لئے تزکیہ نفس اور برکات کا موجب ہوتے ہیں۔ طوالت کے خوف سے یہاں صرف دو مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔ ایک وہ جو قرآن مجید اور تاریخ عالم کے لوح پر محفوظ ہے اور دوسری تازہ مثال جو ہمارے زمانے کے علم و مشاہدہ سے تعلق رکھتی ہے

قریش مکہ کی قوت و طاقت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی کمزوری اور بے بسی سے کون ناواقف ہوگا۔ اسی حالت ضعف میں آپ کو وحی ہوئی۔ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ (آل عمران ۱۱۲) تمہیں یہ ہرگز نقصان نہیں دے سکیں گے سوائے معمولی ایذا دہی کے اور اگر یہ تم سے جنگ کریں گے تو تمہارے مقابلے میں پیٹھ پھیر کر راہ فرار اختیار کریں گے۔

. . . .

. . . . . دوسری جگہ ان کی شکست فاش سے متعلق یہ مختصر سی خبر دی اور فرماتا ہے وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الانفال ۲۰) تمہارا جتھا تمہیں کچھ کام نہ دے گا خواہ کتنی کثرت و قوت میں ہوں اور اللہ مومنوں کا ساتھ دے گا

اور فرماتا ہے۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ (القمر ۴۵، ۴۶) کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم بہت بڑی جمعیت ہیں جو غالب ہوں گے عنقریب ان کی ساری جمعیت شکست کھا جائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے . . . . وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ (القمر ۴۷)

بلکہ ان کی تباہی کی گھڑی کا وعدہ ہے اور وہ وعدہ کی گھڑی بہت سخت اور نہایت تلخ ہوگی۔ ان مجمل الفاظ میں کتنی بڑی تحدی اور زور ہے۔ منفی و مثبت جہت سے اس میں پوری پوری وضاحت ہے کہ یہ کفار اپنی بہت بڑی جمعیت کے باوجود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو نقصان نہیں دے سکیں گے۔ بلکہ خود نہایت بری طرح شکست کھائیں گے۔ صرف انہی الفاظ پر بس نہیں بلکہ اس موعودہ تباہی کا صحیح وقت تک معین کیا گیا ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں ہوگی اور اس تباہی کے روز فلاں فلاں نشان ظاہر ہوں گے۔ اس نشان وحی کی تفصیل غزوہ بدر و غزوہ فتح مکہ کے متعلق ابواب میں گذر چکی ہے۔ اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں۔ تاریخ سے واقف دان اس واقعہ سے متعلق بخوبی علم رکھتے ہیں۔

دوسری مثال جس کا تعلق ہمارے زمانہ سے ہے وہ یہ ہے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

(تذکرہ صفحہ ۱۰۴)

اس نذیر ربانی نے متعدد انذاروں و تنبیہوں کے علاوہ پانچ شدید زلزلوں یعنی الٰہی مواخذہ اور قہری تجلی سے متعلق بار بار دنیا کو اطلاع دی اور ان میں سے ایک زلزلہ کی نسبت یہ نشاندہی کی کہ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار ۱۹۱۴ء کی پہلی عالمگیر جنگ میں یہ زلزلہ افگن نشان ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ پھر دوسری عالمگیر جنگ ہوئی جس کی علامت یہ بتائی گئی کہ خون کی ندیاں چلیں گی۔ دوسری جنگ میں ہلاکت کے اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) میدان جنگ میں متحاربین کی ہلاکت دو کروڑ نفوس سے زیادہ

(۲) سول آبادی کا نقصان جان بذریعہ ہوائی حملوں کے:۔ ڈیڑھ کروڑ عورتیں بچے اور بوڑھے۔

(۳) زخمیوں کی تعداد جن کے ہاتھ پاؤں کٹ گئے اور بیکار ہو گئے:۔ تین کروڑ

(۴) خانہ بربادی کا اندازہ . . . ڈھائی کروڑ لوگ گھروں کی بربادی سے بے خانماں ہو گئے

(۵) جلاوطنوں، نظر بندوں اور مہاجرین کی تعداد کا اندازہ . . . . . پانچ کروڑ

(۶) عمارتوں کی بربادی:۔ تین کروڑ عمارتیں راکھ مٹی کا ڈھیر ہو گئیں۔

(۷) مابعد جنگ کے اثرات بربادی:۔ پندرہ کروڑ افراد بے ملجا و ماویٰ قحط زدگی اور بھوک بیماری کا شکار۔

(۸) مصروفات جنگ کا اندازہ:۔ لڑائی کے صرف چھ گھنٹوں کا خرچ حکومت پاکستان کے سالانہ بجٹ کے برابر۔ نیز یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ عرصہ پانچ سال کے اثناء میں جو خرچ برسرپیکار حکومتوں کو برداشت کرنا پڑا ہے اگر وہ دنیا بھر کے ۲۳۰۰ کروڑ انسانوں میں تقسیم کیا جاتا تو ہر شخص کو تیس تیس ہزار روپے ملتے۔

تباہ کاری کے مذکورہ بالا اعداد و شمار مسٹر ڈلز وزیر خارجہ یونائیٹڈ سٹیٹس (ریاست ہائے متحدہ) امریکہ نے جمع کئے ہیں اور اخبار لائف (LIFE) اور نیوز پیپر (NEWP[illegible]) میں شائع ہوئے اور روزنامہ تسنیم نے مؤرخہ ۱۸ فروری ۱۹۵۶ء اور الفضل نے ۲۵ فروری ۱۹۵۶ء کے پرچہ میں شائع کئے ہیں۔

ان پانچ نمونہ قہر ربانی زلزلوں میں سے ایک زلزلہ کے متعلق فرمایا کہ وہ "نمونہ قیامت ہوگا" جس کی طرف سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا اشارہ کرتی ہے۔ فرمایا کہ ایسی ہیبت ناک وہ تجلی ہوگی جس سے زمین کانپ اٹھے گی تب وہ "دنیا کے لئے ماتم کا دن ہوگا" (اشتہار ۱۲ اپریل ۱۹۰۵ء تذکرہ ص ۴۹۳)

وحی الٰہی کے انذار و تبشیر کا یہ سلسلہ ہوشیارپور کے شہر میں بحالت اعتکاف (چلہ کشی) شروع ہوا اور بذریعہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع کیا گیا اور اسی سال یکم مارچ کو اخبار ریاض ہند میں بھی چھپا۔ پھر جوں جوں مخالفت بڑھتی چلی گئی یہ سلسلہ اخبار وحی اپنی تفصیلات میں زیادہ سے زیادہ ہوتا چلا گیا جو اب ایک ضخیم کتاب تذکرہ میں جمع ہیں۔ اور اس انذار و تبشیر کی غرض و غایت ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔ "اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ وہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا (طلوع آفتاب کی یہ پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جو اب دوسری بار دیکھے وقت پر دہرائی گئی) اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا . . . . . . قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"

(تذکرہ صفحہ ۲۹۹)

باب ۱۶۵ کے تعلق میں علم غیب سے متعلق تازہ نمونہ وحی نہایت اختصار سے پیش کیا گیا ہے تا قارئین کو اس فرق کا علم ہو جو انبیاء اور غیر انبیاء کی خبروں میں پایا جاتا ہے۔ یہ یاد رہے سورہ الرعد کے تفسیری ابواب سے اس اہم مضمون کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ جس کی شرح اوپر بیان ہو چکی ہے۔

رمضان المبارک کی برکات حاصل کرنے والے مخلصین

مرزا محمد اشرف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دنیاپور تحریر فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا کر دیا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

شیخ محمد اسلم صاحب	۲۹-۰۰
اہلیہ صاحبہ	۲۳-۰۰
شیخ محمد سلیم صاحب	۱۸-۰۰
امۃ الشکور صاحبہ	۱۰-۰۰
امۃ القیوم بیگم صاحبہ	۱۹-۲۵
شیخ محمد نعیم۔ محمد وسیم و محمد حلیم صاحبان	۷-۰۰

وکیل المال اوّل
تحریک جدید۔ ربوہ

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

غیر ملکی اصحاب کو تبلیغ اسلامی تہواروں کو احترام قائم کرنیکی کامیاب کوشش

از مکرم مولوی محمد منور صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(قسط نمبر ۲ بس)

غیر ملکیوں کو تبلیغ

آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک فارغ التحصیل نوجوان پاکستان جاتے ہوئے۔ یہاں سے گذرے اور ہمارے دار التبلیغ میں آئے مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بھی ان دنوں یہیں تھے ہم دونوں نے انکو اسلام کی تبلیغ کی اور عیسائیت اور اسلام کا عقلی موازنہ ان کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ زمانہ سلف کے مغربی مصنفین نے اسلام پر ظلم کیا ہے اور اسکی روحانی طاقت کا مطلقاً اندازہ نہیں لگایا ہم نے انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن سے روشناس کرایا جو اس زمانہ میں اسلام کی روحانی طاقت کا منبع و مرکز ہے انگریزی کتب ان کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ ان کے ساتھ دو تعلیمیافتہ افریقن تھے انہوں نے بھی دلچسپی سے ساری گفتگو سنی۔

دار ٹماور کے ایک پادری صاحب کا چوہدری افتخار احمد صاحب ایاز کے ہاں آنا جانا تھا ایک روز انہوں نے مجھے بتایا کہ اگلے اتوار کو وہ پھر آئیں گے۔ آپ بھی موجود ہوں تو بہتر ہو گا۔ پادری صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اس دن کا موضوع قیامت کے بارہ میں گفتگو پہلے سے مقرر ہو چکا تھا۔ پادری صاحب نے ایک نئی قسم کا فلسفہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مسیح درحقیقت روح تھا اور وہ مرا نہیں۔ اور قیامت بھی اسی دنیا پر آئے گی۔ زمین فنا نہیں ہو گی۔ بلکہ بدی اور دکھ فنا ہو جائیں گے وغیرہ۔ ان کے ہمراہ ان کی سسٹر بھی تھی جو ان کی حوالوں سے امداد کرتی تھی میں نے ان سے گفتگو کے دوران سوال کیا کہ مسیح صلیب پر مرا ہے یا نہیں؟ کہنے لگا مرا ہے میں نے پوچھا روح مری تھی یا کوئی اور چیز؟ اگر روح مر گئی تھی تو معلوم ہوا روح بھی فنا ہونے والی ہے۔ اگر روح نہیں مری تھی تو کفارہ باطل۔ اس پر ان کا سارا فلسفہ غت ربود ہو گیا۔ دو دن کے بعد ایک اور احمدی نوجوان کے ہاں انہوں نے جانا تھا۔ میں وہاں بھی پہنچ گیا اور رات کو دو گھنٹے گفتگو حضرت آدم کے گناہ اور کفارہ کے موضوع پر ہوتی رہی۔ ان کی ہمشیرہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ گفتگو کے اختتام پر کہنے لگیں۔ آپ کو بائیبل پر خاصہ عبور ہے۔ پادری صاحب بولے ان کا تحمل قابل تعریف ہے۔ عام طور پر مسلمان مذہبی گفتگو میں اشتعال میں آجاتے ہیں۔ ان پادری صاحب سے صرف ایک بار پھر ایاز صاحب کے مکان پر گفتگو ہوئی۔ اس دفعہ وہ اکیلے آئے تھے اور کہتے تھے میرے پاس تھوڑا سا وقت ہے آج انہوں نے خودکشی مسئلہ پر اظہار خیال نہ کیا بلکہ اجتہاد عورت کی پوزیشن اور قرآن مجید کی حیثیت کے بارہ میں دریافت کرتے رہے مجھے ان پر بہت رحم آیا جب انہوں نے کہا کہ ہر مسلمان کو یہ حکم ہے کہ وہ کسی غیر مسلم سے ہرگز نہ ملے۔ اور اگر ملے تو اسکو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرے۔ بائبل اور قرآن مجید کا موازنہ کرتے ہوئے میں نے دونوں کتابیں ان کے سامنے رکھیں اور قرآن مجید کے عربی متن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ اس کا خالص کلام ہے کیا بائیبل کے متعلق بھی آپ ایسی ہی قسم کھا سکتے ہیں؟ پادری صاحب سکتہ میں آگئے اور چند لمحات تک سوچنے کے بعد بولے نہیں۔ میں نے کہا۔ کیا آپ مجھے ایک غیر یقینی کتاب کی طرف بلاتے ہیں؟ اس کے بعد انہوں نے دو تین چند جملے کہے مگر ان کے دلائل کا ذخیرہ ختم ہو چکا تھا۔

جنوب مغربی افریقہ کے دو طالب علموں سے ساحل سمندر پر ملاقات ہوئی مولوی عبد الخالق صاحب اور میں سواحیلی اشتہار تقسیم کر رہے تھے کہ انہوں نے یہ کہکر لینے سے انکار کر دیا کہ ہم سواحیلی نہیں جانتے میں نے کہا آپ ہیں تو افریقن۔ افریقہ کے کس حصے سے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم جنوب مغربی افریقہ کے باشندے ہیں۔ میں نے کہا اسلام اس پالیسی کا دشمن ہے جس پر جنوبی اور جنوب مغربی افریقہ میں عمل ہو رہا ہے۔ اس سے وہ میری باتوں میں دلچسپی لینے لگے اور معلومات حاصل کرتے رہے۔ ایک دن دار التبلیغ میں آئے اور کافی دیر تک سوالات کرتے رہے۔ جاتے ہوئے ایک نے "حضرت مسیح کہاں فوت ہوئے" اور دوسرے نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انتخاب کیا اور مطالعہ کے لئے لے گئے۔

اسلامی تہوار کا احترام

حکومت ٹانگانیکا نے اعلان کیا تھا کہ عید الفطر کے روز عام تعطیل ہو گی۔ ہمارے افریقن بھائی شیخ امری عبیدی صاحب نے جو دار السلام کے میئر ہونے کے علاوہ نیشنل اسمبلی کے رکن بھی ہیں۔ عید الاضحی اور جمعہ کے آدھے دن کی تعطیل کے اعلان کا بھی مطالبہ کیا۔ دوسرے مسلمان ممبر بھی موجود تھے۔ مگر وہ خاموش رہے اور شیخ امری عبیدی صاحب اکیلے ہی اپنے وزنی دلائل اس مطالبہ کی تائید میں پیش کرتے رہے آخر حکومت کے نمائندہ نے اعلان کیا کہ عید الاضحیٰ کے دن بھی پبلک چھٹی ہو گی اور جمعہ کے دن بارہ بجے کے بعد جو مسلمان نماز کے لئے جانا چاہے گا۔ اسے اس کے لئے سہولتیں دی جائینگی اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک خادم کے ذریعہ اس ملک میں اسلامی تہواروں کا احترام قائم ہوا۔ الحمد للہ۔

ضمناً یہ عرض کر دینا بھی مناسب ہو گا کہ شیخ صاحب موصوف نے نیشنل اسمبلی میں اس امر کی بھی شدید مذمت کی کہ سکولوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کو ملکر رقص کرنا سکھایا جائے۔ انہوں نے پرزور لہجہ میں کہا کہ یہ مغربی اقوام کا فیشن ہے۔ ہم افریقہ کا یہ قدیم دستور نہیں اسلئے ہمیں غیر ملکی رسم و رواج سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ جبکہ وہ ہمارے اخلاق کو بھی تباہ کرنے والا ہو۔ بعض ممبران نے رقص کی تائید بھی کی۔ لیکن عام افریقن اور ایشین باشندوں نے مکرم امری عبیدی صاحب کی تقریر کو سراہا اور اخبار میں بھی اس امر پر اظہار خیال ہوتا رہا۔ غیر احمدی افریقن اور ایشین مسلمانوں نے بھی ان کی تائید کی۔

متفرق

عرصہ زیر رپورٹ میں ڈیڑھ سو سے زائد خطوط لکھے۔ ان میں سے ایک خط ٹانگانیکا کے صدر کے نام تھا۔

خدام الاحمدیہ کے قائد کا انتخاب کر دیا گیا ان کے اجلاسوں میں شرکت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی وضاحت کی۔ مسجد کے صحن میں جماعت کے احباب وقار عمل کرتے رہے اور صحن میں نئی مٹی ڈلوا کر ہموار کیا گیا۔

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے اپنے دورہ میں کچھ سکول فنڈ جمع کیا ہے۔ اب تک ۔۔ سو شلنگ جمع ہوا ہے۔ جماعتیں چندوں میں ستودہ حصہ لیتی ہیں۔ افریقن بہنیں چونکہ اپنی فصل الگ جمع کرتی اور فروخت کرتی ہیں۔ اسلئے وہ اس میں سے دسواں حصہ باقاعدگی سے جماعت کو دیتی ہیں۔ جماعت کی عام حالت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ سب دوست تعاون کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو مل جل کر کام کرتے چلے جانے کی توفیق بخشے یہاں تک کہ اسلام کی کشتی بھنور سے نکل کر ساحل مراد تک پہنچ جائے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہو۔ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

برکات اعتکاف

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان۔

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔

تشریح۔ ایک مسلمان جب بیس دن روزے رکھ چکا ہوتا ہے تو اس کا نفس ایک ایسے مجاہدہ کے لئے تیار ہو چکا ہوتا ہے جس میں تمام دنیاوی علائق سے قطع تعلق کر کے خدا تعالےٰ کے حضور غیر معمولی ولولہ وجذبہ کے ساتھ دھونی رما کر بیٹھ جاتا ہے اعتکاف کے جملہ احکام۔ آداب اور مسائل ایک معتکف کو مجبور کرتے ہیں کہ اپنے اندر ایک خاص سوز وگداز کی کیفیت پیدا کرے بعض امور جو روزہ دار کے لئے ایک خاص وقت میں جائز ہوتے ہیں۔ معتکف کے لئے وہ بھی کلیۃً ان دس دنوں میں ناجائز ہو جاتے ہیں یہ روحانی مراقبہ انسان کے جذبات و احساسات پر غیر معمولی طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔

(مرتبہ: شیخ نور احمد منیر)

ادائیگی زکوٰۃ - اور - رمضان المبارک

احباب جماعت میں سے بعض ایسے خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے دینی اموال کے ساتھ دنیاوی اموال میں بھی کشائش بخشی ہوئی ہے اپنے پر واجب زکوٰۃ کی رقوم رمضان المبارک میں ادا کیا کرتے ہیں۔ سو گذارش ہے کہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ گذر رہا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال بھی قریب الاختتام ہے۔ لہٰذا براہ مہربانی صاحب نصاب احباب اپنے پر واجبہ زکوٰۃ کی رقوم رمضان المبارک میں ادا کر کے دوگنا ثواب حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال - ربوہ)

اشاعت اسلام کے جذبہ کے ماتحت وعدہ میں اضافہ اور فوری ادائیگی

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب انسپکٹر تحریک جدید مقیم لاہور کی اطلاع کے مطابق جماعت احمدیہ کے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری عبدالستار صاحب چوہدری کو اٹرز نے اس نیک جذبہ کے تحت کہ اسلام کی اشاعت کا کام تیز تر ہو جائے اپنا وعدہ مبلغ ۱۰۰ روپیہ بڑھا کر ۱۶۳ روپیہ کر دیا۔ اور ساتھ ہی نقد ادائیگی فرما دی فجزاھم اللہ احسن الجزاء

تحریک جدید کا چندہ شروع سال میں ادا کرنا اپنے اندر بہت برکات رکھتا ہے۔ مختصر ادا کرنے والے کو السابقون کا مقام ملتا ہے۔ اور مبلغین کرام کو بااحسن طریق تبلیغ اسلام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ان فوائد کے مدنظر ہر مخلص احمدی کے دل میں اولین موقع پر تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے کی تڑپ ہونی چاہیئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید - ربوہ)

فطرانہ

اس سال فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ البتہ اگر کسی شخص میں پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنے کی توفیق نہ ہو تو وہ نصف شرح پر یعنی پچاس نئے پیسے فی کس کے حساب سے ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ خاندان کے تمام افراد کے لئے فطرانہ ادا کیا جائے خواہ مرد ہوں یا عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ کے لئے بھی اس کے والدین یا سرپرست مقررہ شرح سے فطرانہ ادا کریں۔

فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جائے۔ تا اس رقم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ، مساکین اور نادار احباب میں تقسیم فرما دیں۔ باقی نو حصے مقامی غرباء میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ دوسرے چندوں کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دی جائے۔

چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ رمضان کے شروع میں ہی فطرانہ ادا کر دیا جائے تا کہ عید سے پہلے مستحق احباب کو پہنچ جائے اور وہ بھی عید کی خوشی میں شامل ہو جائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

میری پھوپھی صاحبہ مرحومہ

از قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم علی انصار اللہ سابق سندھ بلوچستان

میری پھوپھی صاحبہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترمہ منشی قائم علی صاحب مرحوم ساکن دولت پور کھاریاں ضلع سیالکوٹ) مورخہ ۲۰/۲/۶۲ بروز جمعہ بوقت ۸ بجے شب اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت سادہ مزاج اور خوش اخلاق خاتون تھیں اپنے خاوند منشی قائم علی صاحب صحابی کے ہمراہ سنہ ۱۹۱۸ء میں بمعہ اہل عیال اپنا آبائی وطن چھوڑ کر قادیان دارالامان میں مقیم ہو گئے تھے سنہ ۱۹۱۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی تھی قرآن کریم باترجمہ حضرت روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پڑھا تھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کشفی حالت میں دیکھ کر دستی بیعت کا شرف بھی حاصل کیا پابند صوم وصلوٰۃ خاتون تھیں۔ نماز تہجد اور تلاوت قرآن کریم التزام سے ادا فرماتی تھیں۔ ہر مصیبت اور تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتی رہیں۔ وفات کے وقت بھی فرمایا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر شاکر رہنا چاہیئے۔ محترمہ کو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا سے بہت محبت تھی مرحومہ ایک لمبا عرصہ حضرت ام المومنین کے مکان میں بطور کرایہ دار رہی تھیں اماں جان اکثر آپ کو اپنے ساتھ بہشتی مقبرہ تک سیر کے لئے لے جایا کرتی تھیں۔ آپ کو ربوہ میں اماں جان کی معیت بہشتی مقبرہ بھی حاصل ہوئی۔

مرحومہ نے ۸۵ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں آپ کے بڑے صاحبزادے ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ظفر سمونہ ڈپو میں ہیڈ ماسٹر ہیں اور وفات کے وقت آپ برادرم ظفر صاحب کے ہی پاس مقیم تھیں دوسرے صاحبزادے مولوی عبدالرحیم صاحب مولوی فاضل عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ظفروال ہیں آپ کے تیسرے صاحبزادے برادرم عبدالرشید صاحب ہیں۔ آپ کی بڑی صاحبزادی اس عاجز کی رفیقہ حیات ہیں اور چھوٹی خاکسار کے چھوٹے بھائی قریشی عبدالرزاق صاحب سیکرٹری مال انجمن نوشہرہ پسرور کے عقد میں ہیں ہمارے خاندان میں سے صرف خاکسار کے والد قریشی غلام محی الدین صاحب صحابی دموٹھی اور خسوئم اور پھوپھی صاحبہ کو ہی احمدیت نصیب ہوئی۔ باقی سارا خاندان اس نعمت سے محروم ہے۔

احباب سے درد مندانہ درخواست ہے کہ پھوپھی صاحبہ مرحومہ کے لئے بلندی درجات کی دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خاندان کے دیگر افراد کو بھی احمدیت کی قبولیت کی توفیق دے اور ہم سب کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ راجہ شریف احمد خان صاحب قائمقام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موضع بلانی کی صاحبزادی زاہدہ پروین کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ عنقریب پلستر کھلنے والا ہے۔ احباب بچی کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(راجہ محمد اسلم ڈرائیور ایمبولینس فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۲۔ میرے لڑکے اعجاز احمد پرویز نے ایک امتحان دیا ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار پیرزادہ فیض عالم۔ زعیم مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ گوئیکی گجرات)

۳۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موضع جھول ضلع رحیم یار خان سول ہسپتال خانپور زیر علاج ہیں بندش پیشاب کی وجہ سے ان کا اپریشن ہونے والا ہے دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار حکیم غلام رسول معلم وقف جدید موضع جھول ضلع رحیم یار خان)

ولادت

خدا تعالیٰ نے مکرم صلاح الدین خان صاحب بنگالی مبلغ ہالینڈ کو ۹ فروری کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالرحمان خان صاحب بنگالی ہیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کی پوتی اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب بودے والا کی نواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام "راشدہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک بنائے، عمر دراز عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔

پاکستان میں فنی امداد کے لئے ماہرین کی آمد

اقوام متحدہ کی فنی امداد کے مندرجہ ذیل ماہرین حال ہی میں پاکستان آئے ہیں:۔

(۱) ریاست ہائے متحدہ کے مسٹر اے اے ورسکی نے ایک سال کی تقرری پر کراچی آکر وزارت تعلیمات کے شعبہ ترقی سائنس میں مشیر کی حیثیت سے کام شروع کر دیا ہے انہیں پاکستان میں یونیسکو کے چیف ایکسپرٹ کی بھی حیثیت حاصل ہوگی اور اس اعتبار سے وہ اس ملک میں ادارے کی جملہ کارگذاریوں میں ربط و تعاون قائم کرائیں گے۔ موجودہ منصوبوں کے مطابق انہیں ۷ جنوری سے راولپنڈی میں متعین کر دیا گیا ہے۔

(۲) سویڈن کے مسٹر سوان لڈوگ سن نے چھ ماہ کی تقرری پر کراچی پہنچ کر پاکستان کے مزدوروں کی تعلیمی انجمن کو مشورے دینے شروع کر دئیے ہیں۔

(۳) برطانیہ کے مسٹر جیمز ٹی فوسٹر حال ہی میں کراچی پہنچے ہیں۔ جہاں چند دن رہ کر وہ چٹاگانگ چلے جائیں گے اور جنرل انجینئرنگ یونٹ میں چیف انجینئر کی حیثیت سے شامل ہوں گے۔ یہ یونٹ بین الاقوامی ادارہ عمال اور خاص فنڈ کے اس مشترک منصوبے کا ایک جزو ہے جو ترقی نظم و نسق۔ نگرانی اور اتالیقی کی تربیت والے مرکز کے لئے ہے۔

(۴) سویڈن کے مسٹر سو لو کھلبرگ نے حال ہی میں پاکستان آکر پشاور یونیورسٹی میں سول انجینئرنگ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھال لیا ہے یہ تقرری یونیسکو اور خاص فنڈ کے اس منصوبے کے تحت ہے جو مغربی پاکستان میں انجینئرنگ اور دوسرے فنی عملے کی تربیت کے لئے بنایا گیا ہے۔

(۵) برطانیہ کے مسٹر رچرڈ اے ایس الکورر حال ہی میں پاکستان آئے ہیں اور اس مہینے کے آخر تک کراچی میں محکمہ موسمیات کے ماتحت موسمیات اور ارضی طبیعات کے ادارے میں لیکچر دیں گے۔

(۶) برطانیہ کے مسٹر ولیم ایچ بوہز لاہور پہنچ کر سگنلنگ کے موضوع پر لیکچرار کی حیثیت سے ریلوے ٹریننگ سنٹر کے عملے میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ تربیتی مرکز اقوام متحدہ کی فنی امداد کے ادارے کے ایک منصوبے کے تحت قائم کیا گیا تھا۔

(۷) نیوزی لینڈ کے مسٹر کلائیو بورن حال ہی میں لاہور پہنچے ہیں اور دو سال کے لئے ملیریا کے تربیتی مرکز میں شامل ہو گئے ہیں۔ وہ مغربی پاکستان میں استیصال ملیریا سے متعلق منصوبے کے لئے فنی عملے کو تربیت دیں گے۔

(۸) برطانیہ کے مسٹر ولیم جی سدرن اپنی بیوی اور دو بچوں سمیت مشرقی پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ جہاں وہ ڈھاکہ کے قریب نرائن گنج کے میرین ڈیزل ٹریننگ سنٹر میں ایک اتالیق کے فرائض انجام دیں گے۔ یہ مرکز بین الاقوامی ادارہ عمال اور خاص فنڈ کے اس مشترک منصوبے کا ایک جزو ہے، جو مشرقی پاکستان میں ترقی نظم و نسق، نگرانی اور اتالیق کی تربیت والے مرکز کے لئے ہے۔

(۹) برطانیہ کے مسٹر ولیم جی نکسی ۱۷ جنوری کو کراچی پہنچے تھے۔ وہ مسٹر ڈی رچرڈز کی جگہ مقرر ہوئے ہیں جو ۲ فروری کو لیبیا چلے گئے ہیں۔ وہاں وہ بن غازی میں اقوام متحدہ کی فنی امداد والے بورڈ کی طرف سے ایڈمنسٹریٹو افسر ہوں گے۔

(۱۰) برطانیہ کے ڈاکٹر اے مک کلوی ڈھاکہ پہنچے ہیں۔ جہاں وہ پاکستان میں جذام کی روک تھام سے متعلق پروگرام شروع کرنے میں حکومت کے فنی مشیر اعلیٰ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں گے۔

(۱۱) ریاست ہائے متحدہ کے مسٹر آرجی گیبیر حال ہی میں پاکستان آئے ہیں اور لاہور میں کام کریں گے وہ مغربی پاکستان میں استیصال ملیریا سے متعلق پروگرام کے لئے فنی عملے کو تربیت دیں گے۔

(۱۲) آسٹریلیا کی مسز مارگریٹ ہاچ پاکستان ڈک کراچی میں یونیسکو کے ریجنل ریڈنگ میٹریل سنٹر میں ایڈمنسٹریٹو اسسٹنٹ کی حیثیت سے کام کرنے لگی ہیں۔

ایک عازم حج کیلئے درخواست دعا

مکرم محمد سلیمان صاحب سیکرٹری مال ڈھاکہ اپنا چندہ تحریک جدید سال ۱۸ بقدر مبلغ ۳۰۰۰ روپیہ ارسال کرتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں کہ وہ امسال حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کو بخیریت لے جائے اور دیار مقدسہ کی برکتوں سے کما حقہ متمتع فرما کر بخیریت واپس لائے۔ اور ان کے کاروبار میں مزید خیر و برکت نازل فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

پاکستان میں دافع جراثیم ادویہ کی تیاری

پنسلین کو اس عہد کی سب سے زیادہ حیرت انگیز دوا تسلیم کیا گیا ہے۔ اب اسے پاکستان میں کلیتہً درآمد کی جانے والی چیزوں میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ شمالی مغربی سرحدی صوبے میں قبائلی علاقوں کے قریب داؤد خیل کے مقام پر دوا سازی کا ایک سرکاری کارخانہ اس اہم دوا کو بنانے میں مصروف ہے اور اندازہ ہے کہ اس سال کے آخر تک وہ ملکی ضروریات کے مطابق یہ دوا تیار کرنے لگے گا۔

اس طرح پاکستان ایشیا میں دافع جراثیم ادویہ بنانے والی قوموں کی مختصر انجمن میں شامل ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ جاپان اور بھارت بھی اس دائرے میں شریک ہیں۔ لیکن اس کی تیاری فنی کامیابی سے بھی کچھ زیادہ ہی اہمیت رکھتی ہے۔ اس وقت صحت کے جتنے بھی پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ ان سب میں پنسلین کو ایک لازمی شق قرار دیا ہے۔ اگر معقول نرخ پر اس کا حصول ممکن ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ لاکھوں انسانوں کے لئے زندگی اور موت کا درمیانی تفاوت گھٹ گیا ہے۔

یہ کارخانہ اس طرح قائم کیا گیا ہے کہ یہ ہر سال ستر لاکھ میگا یونٹ پنسلین تیار کر سکے گا اور یہ مقدار اوسطاً سات کروڑ انسانوں کے انجکشن لگانے کے کام آ سکے گی۔ بالفاظ دیگر اس وقت ملک بھر میں جتنی مقدار کی کھپت ہے اس کا دو تہائی حصہ اس سے پورا ہو جائے گا تاہم موجودہ کھپت کو صحیح ضرورت کے مساوی نہ سمجھا جائے۔ آج سے چھ سال پہلے جب یہ ملک کلیتہً درآمد شدہ پنسلین سے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے مجبور تھا تو صرف تیس لاکھ میگا یونٹ یہ دوا ہر سال ساری قوم کے لئے میسر آ سکتی تھی۔ اب جبکہ صحتی سہولتوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور عوام طب جدید سے زیادہ واقف ہوتے جا رہے ہیں اس کی کھپت کا بڑھ جانا بھی یقینی ہے۔

نا واقف لوگوں کے لئے یہ محسوس کرنا بھی دشوار ہے کہ پنسلین کی ایک شیشی تیار کرنے کے لئے کتنی محنت درکار ہے۔ تیاری کی بعض منزلیں پیچیدہ ہیں اس لئے انتہائی احتیاط اور پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر دوائی تخم کی تیاری، تخلیص، مکرر تنقیف، تجربہ گاہ والی اشیاء کی تیاری، شیشیوں میں بھرائی، مہر بند و سر بمہر کرنے کا کام اور آزمائش بہت ہی احتیاط طلب منزلیں ہیں۔ صرف آخری ہی منزل میں سات قدم اٹھانے پڑتے ہیں۔ جن میں خرگوشوں اور چوہیوں پر دوا کی آزمائش شامل ہے۔ کوئی ادھوری بات قابل قبول نہیں ہوتی کیونکہ پنسلین اگر ذرا بھی ناقص ہو تو خطرناک ثابت ہو سکتی ہے

پاکستان میں ملی جامہ پہننے والے صحت کے اور بہت سے منصوبوں کی طرح داؤد خیل کا کارخانہ بھی حکومت نے اقوام متحدہ کی امداد سے قائم کیا تھا۔ اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ (یونی سیف) نے تقریباً چھ لاکھ ڈالر کے آلات اور دوسرا سامان فراہم کیا تھا۔ اقوام متحدہ کی فنی امداد کے ادارے اور عالمی ادارہ صحت نے فنی ماہرین بھیجے تاکہ کارخانے کے قیام میں تعاون ہو سکے اس امداد کے معاوضے میں حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ کارخانے میں جتنی دوا تیار ہوگی اس کی نصف مقدار بلا قیمت نسخوں میں دی

- - - - - - - - - - - - -

- - - - - اور اس کی تقسیم سرکاری اور نجی خیراتی اسپتالوں اور شفاخانوں کے ذریعہ ہوگی اس ضمن میں ماؤں اور بچوں کے علاج کو ترجیحی حیثیت دی جائے گی۔

اس کارخانے کو چلانے میں جو پاکستانی جماعت کام کر رہی ہے اس کے سربراہ ایک جوشیلے نوجوان منیجر ڈاکٹر ایس ایم ایس ملک ہیں۔ جو ایک روشن خیال سائنسدان ہیں۔ ان کے نام سے وابستہ بہت سی سندیں ہیں جن میں پی ایچ ڈی کی ڈگریاں شامل ہیں جو برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ سے لی گئی ہیں مستقبل کے بارے میں ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے بڑی رجائیت پسندی کے ساتھ جواب دیا "اگر مزید کوششوں کا سلسلہ جاری رہا تو بہت جلد وہ وقت آئے گا۔ جبکہ پاکستان کو پنسلین درآمد کرنے کی مطلق ضرورت نہیں رہے گی"۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

[redacted]

اھل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

* کارڈ آنے پر ـــ مفت *

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد ـ دکن

”ملک ایک عظیم صاحبِ قلم، ممتاز صحافی، بیباک ناقد اور محبِّ وطن سے محروم ہو گیا“

”مرحوم مظلوموں کے حامی اور انتھک سپاہی تھے“ - گورنر مغربی پاکستان

لاہور ۲۶ر فروری۔ مسٹر حمید نظامی کی وفات پر گورنر مغربی پاکستان، مرکزی وزراء، اعلیٰ سرکاری افسروں، اداروں اور افراد نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل سکھر میں کہا، ”مجھے نوائے وقت کے ایڈیٹر مسٹر حمید نظامی کی موت سے شدید صدمہ ہوا ہے۔“ صدر نے وہاں پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران مسٹر حمید نظامی کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں نے کہا ہے کہ مسٹر حمید نظامی مظلوموں کی حمایت کرنے والے ایک نڈر سپاہی تھے۔ ان کی موت سے اردو صحافت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے اسے پُر کرنا بہت مشکل ہے۔

وزیر صحت جنرل برکی نے مسٹر نظامی کی وفات پر اپنے پیغام تعزیت میں کہا ہے ”مجھے عظیم صحافی مسٹر حمید نظامی کی بے وقت موت کی خبر سے شدید صدمہ ہوا ہے۔ وہ جس جرأت مندی سے اپنے خیالات اور رائے کا اظہار کرتے تھے میں اس کا مداح ہوں اور اس بے باکی اور صاف گوئی کو کردار کی پاکیزگی ہی جنم دے سکتی ہے۔“

مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر قومی تعمیر نو و اطلاعات نے مسٹر حمید نظامی کی وفات پر بیگم حمید نظامی کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ ”مجھے ممتاز صحافی مسٹر حمید نظامی کی اچانک موت کی خبر سن کر شدید رنج ہوا ہے۔ مسٹر حمید نظامی اپنے پیشے کی بہترین روایات پر کاربند رہے۔ وہ عظیم ذاتی حوصلہ کے مالک اور دیانت دار تھے۔ صحافتی حلقوں کے علاوہ عوام میں بھی ان کی موت پر رنج و غم محسوس کیا جائے گا۔ کیونکہ ہر اس شخص کے دل میں ان کی بڑی قدر و منزلت تھی جس سے ان کا رابطہ رہا ہے۔ میں اپنی وزارت اور اپنی طرف سے مرحوم کی بیوہ اور اعزہ سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔“

صدر آزاد کشمیر مسٹر کے ایچ خورشید نے آج ایک پیغام تعزیت میں کہا کہ مسٹر حمید نظامی کی موت سے ملک ایک عظیم صاحب قلم، ایک ممتاز صحافی، ایک بے باک ناقد اور ایک محبِّ وطن سے محروم ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے جب میں ۱۹۴۲ء میں پہلی بار ان سے ملا تھا۔ اس وقت وہ سابق صوبہ پنجاب میں تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما تھے۔ انہوں نے تحریک پاکستان کے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قیام پاکستان کے بعد بھی اپنی جدوجہد جاری رکھی۔

صوبائی چیف سیکرٹری سید فدا حسن نے اپنے پیغام تعزیت میں کہا کہ مسٹر حمید نظامی کی موت سے صحافت کا پیشہ ایک عظیم مجاہد، ملک ایک عظیم محبِ وطن اور لاہور کا شہر ایک مقبول شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔ مرحوم پاکستان کے ایک ممتاز صحافی تھے۔ اور آپ کا قلم ہمیشہ صداقت کی آواز بلند کرنے کے لئے وقف رہا۔

آپ سماجی عدم مساوات کے سخت خلاف تھے۔ اور قانون کے ذریعہ حکومت کے زبردست حامی تھے۔

جامعہ احمدیہ ربوہ کی طرف سے

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ ۲۶ر فروری۔ مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۶۲ء کی شام کو جامعہ احمدیہ کے طلبہ اور ممبرانِ اسٹاف نے مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التعلیم تحریکِ جدید کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا جس میں ناظروں، وکلاء صاحبان، افسران صیغہ جات اور بہت سے دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے بھی شرکت فرمائی۔

یہ تقریب مکرم باجوہ صاحب موصوف کے اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے پاکستان سے باہر تشریف لے جانے کے سلسلے میں جامعہ کے ہال میں منعقد کی گئی تھی۔ اس موقع پر مکرم جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل نے اپنی ایک نظم پڑھی جو آپ نے اس موقع کے لئے لکھی تھی۔ دن غروب ہوتے پر جامعہ احمدیہ کی طرف سے جملہ مہمانوں کی خدمت میں افطاری پیش کی گئی۔ بعد ازاں مغرب کی باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب واپس نیویارک روانہ ہو گئے

کراچی ۲۶ر فروری۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب حکومت پاکستان کے مشورہ کے بعد پرسوں رات واپس نیویارک روانہ ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر زیر بحث آنے سے قبل پاکستان کے آئندہ اقدام کے متعلق قطعی فیصلہ ہو جائے گا اور محترم چوہدری صاحب موصوف کو اس کی تفصیلات نیویارک بھیج دی جائیں گی۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ راولپنڈی میں اعلیٰ سطح کی عالیہ بات چیت میں یہ طے ہو چکا ہے کہ آئندہ اقدام کی تفصیلات کن خطوط پر مرتب کی جائیں۔ چنانچہ اب محترم چوہدری صاحب کو تفصیلات کا بھیجنا محض ٹیکنیکل سی بات ہو گی۔

جناب شعیب قریشی وفات پا گئے

کراچی ۲۶ر فروری۔ سابق مرکزی وزیر جناب شعیب قریشی کل یہاں جناح سنٹرل ہسپتال میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۷۲ برس تھی۔ مسٹر شعیب قریشی طویل عرصہ سے علیل تھے۔ آپ ایک ممتاز مدبر اور صحافی بھی تھے۔

حمید نظامی کی وفات

بقیہ صفحہ اول

چند معروف مصنفین کے شاہپاروں کے تراجم کئے جو ”ہمایوں“ اور دوسرے جرائد میں شائع ہوئے۔

۱۹۳۷ء میں کالج یونین کے سیکرٹری چنے گئے۔ کئی تقریری مقابلوں میں انعامات حاصل کئے۔ اسی سال پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن قائم ہوئی۔ آپ اس کے بانیوں میں سے تھے۔ فیڈریشن قائم ہوئی۔ آپ اس کے بانیوں میں سے تھے فیڈریشن کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ امرتسر جالندھر، لدھیانہ اور گوجرانوالہ میں جلسوں سے خطاب کیا اور مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی شاخیں قائم کیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں جو اسی سال لکھنؤ میں مسلم لیگ کی نشاۃ ثانیہ کے لئے ہوا۔ آپ نے شرکت کی۔

۱۹۴۰ء میں ایم اے کر لیا تو معاش کا سوال تھا۔ کئی راہیں کھلی تھیں لیکن طبیعت کا میلان صحافت کی طرف تھا۔

مسٹر حمید نظامی نے ۲۳ر مارچ ۱۹۴۰ء کو پندرہ روزہ نوائے وقت جاری کیا۔ ۲۲ر جولائی ۱۹۴۴ء کو شیخ حامد محمود کے تعاون سے اس پندرہ روزہ کو روزنامہ میں تبدیل کر دیا۔

قیام پاکستان کے بعد ۱۱ر اپریل ۱۹۵۱ء کو اپنی حق گوئی کی پاداش میں ”نوائے وقت“ کو بند کر دیا گیا۔ اس دور میں نوائے وقت کو متعدد مصائب و آلام برداشت کرنا پڑے لیکن اس نے آزاد و نڈر صحافت کے تقاضوں سے دستکش ہونا کبھی گوارا نہ کیا۔

حمید نظامی آزادی پسند اخبار نویسوں کی بین الاقوامی تنظیم ”انٹرنیشنل پریس انسٹی ٹیوٹ“ کے ساتھ اس کے آغاز و قیام (۱۹۵۲ء) میں ہی وابستہ ہو گئے تھے۔ اور اس ادارہ کی طرف سے مختلف یورپی اور ایشیائی ملکوں میں جو اجلاس ہوئے وہ ان میں پاکستان کی نمائندگی کرتے رہے۔

علاوہ ازیں وہ دولت مشترکہ کی اخباری تنظیم ”کامن ویلتھ پریس یونین“ میں بھی سرگرم حصہ لیتے رہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۳